Dr Md. Monauwar Alam
Dept of Urdu
R. N. College, Pandaul
30/4/2020

URDU
XII

Topic:- Hijrat (Inshaiya)

انشائیہ "ہجرت"

انشائیہ

انشائیہ نثری ادب کا وہ صنف ہے۔ جس میں طنز و مزاح کے پیرائے میں انشائیہ نگار معمولوں کے الٹ پھیر سے اور باتوں باتوں میں مزاح کا رنگ بھر دیتا ہے۔ جسے پڑھ کر یا سن کر لوگ ہنسنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ طنز یا انشائیہ کی ایک اضافی خوبی یہ ہے کہ اکثر سنجیدہ بات کو بھی انشائیہ نگار اس انداز سے کہہ دیتا ہے کہ اس میں بھی مزاح اور قہقہہ کا عنصر دکھائی دینے لگتا ہے۔ انشائیہ میں سنجیدہ اور غیر سنجیدہ موضوعات کو بڑے ہی خوش سلیقگی سے پیش کیا جاتا ہے۔ اور انشائیہ کی ایک خاص پہچان اختصار ہے۔ لیکن مزاح ہلکا پھلکا ہوتا ہے۔ اس بات کا خیال رکھنا لازمی ہوتا ہے کہ طنز یا مزاح سے کسی کی دل آزاری نہ ہو۔ انشائیہ "ہجرت" احمد جمال پاشا کا مضمون ہے۔ احمد جمال پاشا طنز و مزاح کی دنیا میں معروف انشائیہ نگار ہیں۔ پاشا کا مزاح صرف ادب تک ہی محدود نہیں تھا وہ کبھی کبھی اسے علم کے درجے تک بھی پہنچا دیتے ہیں۔

ہجرت کا خلاصہ

انشائیہ "ہجرت" میں پاشا نے بنجاروں کا قصہ پیش کیا ہے۔ چونکہ بنجاروں کی زندگی میں ٹھہراؤ نہیں ہے۔ آج یہاں تو کل وہاں کی صورت ہوتی ہے۔ اس کو پاشا نے یوں بیان کیا ہے کہ ان بنجاروں کے پاؤں میں نہ جانے کب سے چکر لگا ہوا ہے۔ اور نہ معلوم کب تک وہ ایسے ہی چلتے رہیں گے۔ شہر کی آبادی سے باہر کچھ دنوں کے لئے اپنا ڈیرا جماتے ہیں۔ جب وہ خانہ بدوشوں کو دیکھتے ہیں تو ان کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ طبقہ سماج سے کٹا ہوا طبقہ ہے۔ اور رفتہ رفتہ وہ مکمل طور پر سماج سے کٹ کر اب خود ایک سماج بن گئے ہیں۔ احمد جمال پاشا کہتے ہیں کہ "میں جب بھی "ہجرت" پر غور کرتا ہوں تو اس نتیجے پر پہنچتا ہوں کہ ہجرت تو انسان کی سرشت میں داخل ہے۔ "ہجرت" کا سلسلہ تو جنت سے شروع ہوا تھا۔ حضرت انسان کو حکم ہوا تھا کہ دنیا میں آباد ہو جاؤ۔"

احمد جمال پاشا کہتے ہیں کہ ہجرت تو سبھی کرتے ہیں کبھی رزق و ملازمت کے لئے انسان

Scanned with CamScanner

کو ہجرت کرنی پڑتی ہے۔ کبھی تعلیم کے سلسلے میں ہجرت کرنی پڑتی ہے گویا کہ انسان کی فطرت میں ہجرت ہے۔ اس سے حضرت انسان کا جنم رشتہ ہے اس سے مفر نہیں ہے۔ آگے پاشا نے کہا کہ "ہجرت" تو ایک فرض ہے جسے اول یا آخر سب کو ادا کرنا ہے۔ جس میں چوکنے والا بھی آخری ہجرت سے نہیں بچ سکتا یعنی کہ موت سے کوئی نہیں بچ سکتا۔

احمد جمال پاشا نے "ہجرت" کا رشتہ انسانوں تک ہی محدود نہیں ثابت کیا بلکہ وہ فرماتے ہیں کہ پرندے بھی ہجرت کرتے ہیں۔ انہوں نے خانہ بدوشوں کو سائبیریا کی موسمی مرغابیاں سے تشبیہ دی ہے۔ جو کبھی شمال سے جنوب کی طرف پرواز کرتی ہیں۔ جیسے کوئی انسان سرمائی چھٹیاں گزارنے کے بعد گھر واپس آتے ہیں۔ پاشا کہتے ہیں کہ خانہ بدوشوں کے مقابلے میں مہذب انسان کتنا بے بس نظر آتا ہے۔ اس کی خواہشات تو بس ایک عمدہ اور آرام دہ مکان کی تعمیر ہوتی ہے۔ اس کے برعکس خانہ بدوشوں کا گھر اور کاروبار تو معصوم بچے کے ریت کے گھروندے کی طرح ہوتے ہیں۔ یہ خانہ بدوش بستی کے باہر آبادی سے دور اپنا پڑاؤ ڈالتے ہیں جہاں ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا ہے۔

مختصر یہ کہ پاشا کہتے ہیں کہ میں جب بھی ہجرت کا تصور کرتا ہوں تو مجھے اس میں انسانی بھائی چارہ، عالمی یکجہتی، استحکام اور وسعت کا احساس ہوتا ہے۔ ہجرت تو دنیا کی قوموں اور آبادیوں کی تاریخ ہے۔ ہجرت تو ایک مسلسل عمل ہے جس کے بغیر متحرک اور فعال دنیا کا کوئی تصور ممکن نہیں۔

Scanned with CamScanner